حمد و نعت اکیڈمی



جلسہ تقسیم ایوارڈ و نعتیہ مشاعرہ

بتاریخ ۱۷/مارچ ۲۰۰۸ء بروز پیر

غالب اکیڈمی، بستی حضرت نظام الدین، نئی دہلی

بتعاون:

مرکز علم و دانش، نئی دہلی

اور

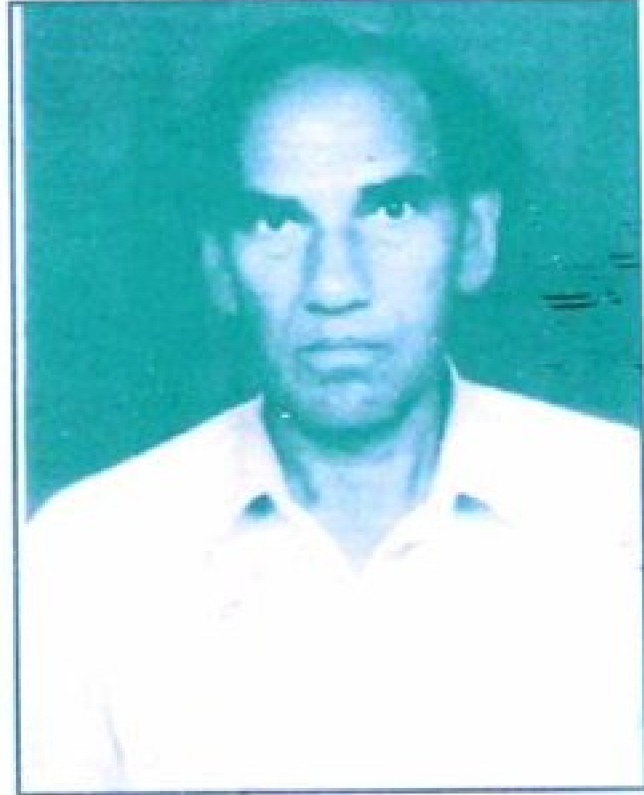
سیمینار بر موضوع:

مولانا قاضی سجّاد حسینؒ "حیات اور خدمات"

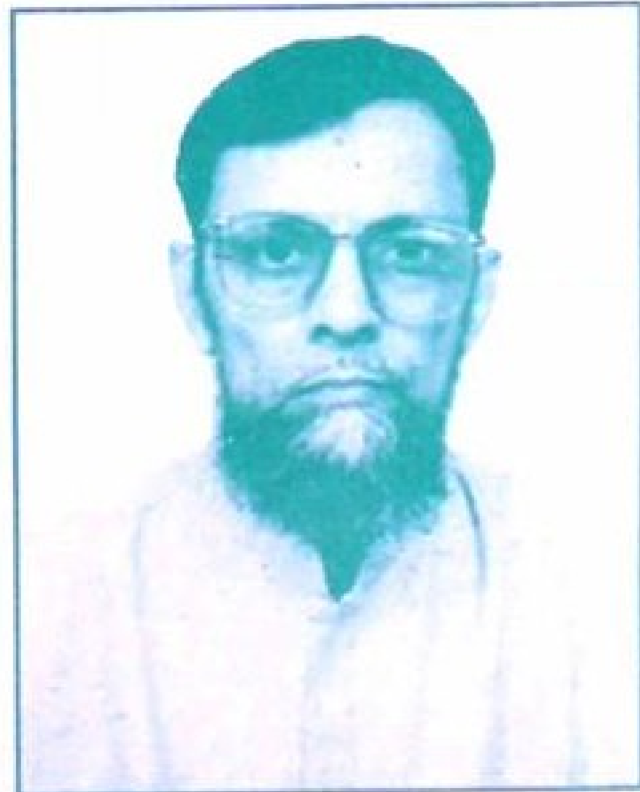
پتہ: قدسیہ منزل، ۱۷/۶/۲، ذاکر نگر، نئی دہلی۔ ۲۵
فون: 41890312, 9891542320

حمد و نعت اکیڈمی، نئی دہلی

انعام یافتگان، ۲۰۰۸ء


جناب ڈاکٹر محمد اسمعیل آزاد


جناب ڈاکٹر شمیم گوہر


جناب قمر سنبھلی


جناب کمال جعفری

حمد و نعت اکیڈمی

جلسہ تقسیم ایوارڈ و نعتیہ مشاعرہ

بتاریخ ۱۷/مارچ ۲۰۰۸ء بروز پیر

غالب اکیڈمی، بستی حضرت نظام الدین، نئی دہلی

بتعاون: مرکز علم و دانش، نئی دہلی

سیمینار بر موضوع:

مولانا قاضی سجاد حسین رحمہ "حیات اور خدمات"

پتہ: قدسیہ منزل، ۲/۶، ۱۷، ذاکر نگر، نئی دہلی۔۲۵

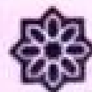
فون: 41890312, 9891542320

مرکز علم و دانش اور حمد و نعت اکیڈمی

حمد و نعت اکیڈمی اور مرکزِ علم و دانش نئی دہلی کی فعال ادبی انجمنیں ہیں اور ایک دوسرے کے اشتراک و تعاون سے حمد و نعت اور غزلیہ نشستیں منعقد کرتی ہیں۔ دہلی میں بے شمار انجمنیں ادبی و شعری تقریبات منعقد کرتی ہیں۔ حمد و نعت اکیڈمی واحد انجمن ہے جو بڑی پابندی سے حمدیہ و نعتیہ طرحی نشستیں منعقد کرتی ہے اور پاکیزہ اصناف سخن کے سلسلے میں لیکچرز اور افہام و تفہیم کا اہتمام کرتی ہے۔

حمدیہ و نعتیہ طرحی و غیر طرحی نشستوں سے مثبت نتائج برآمد ہوئے ہوئے ہیں۔ بہت سے شعراء حضرات جو حمد و نعت نہیں کہتے تھے ماشاء اللہ اب حمد و نعت کہہ رہے ہیں۔ اس مستحسن عمل کے لئے تمام شعراء جو ان نشستوں میں اور حمد و نعت کی تقریبات منعقد کرنے میں تعاون کر رہے ہیں، مبارکباد اور الفاظ تحسین کے مستحق ہیں۔ یہ عمل نیک خوشنودیٔ رب کا سبب ہے۔

حمد و نعت سے متعلق ادباء و شعراء کی حوصلہ افزائی اکیڈمی کے اغراض و مقاصد میں خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اکیڈمی بلا تفریق عقائد معتبر ادیبوں اور شاعروں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے اور اب تک بیس حضرات کو حمدیہ ادب، نعتیہ ادب، نعتیہ شاعری، اسلامی صحافت، اور ملی خدمات کے سلسلہ میں ایوارڈز دے چکی ہے اور اس سال مزید چار ادباء و شعراء کو انعامات دیئے جا رہے ہیں اور یہ سلسلہ انشاء اللہ مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔ اکیڈمی کے اغراض و مقاصد میں ان معتبر نعتیہ شعراء و ادیبوں کی کتابیں شائع کرنا بھی قابل ذکر ہے۔ اس پر عمل اسی وقت ممکن ہوگا جب اکیڈمی کی مالی حالت مضبوط ہوگی۔ ہمیں امید کہ صاحبِ دل حضرات کے تعاون سے یہ کام بھی آسان ہو جائے گا۔



حمد ونعت اکیڈمی

حمد ونعت اکیڈمی نئی دہلی کا قیام سات سال پیشترعمل میں آیا تھا۔اکیڈمی کے اغراض ومقاصد میں پاکیزہ اصنافِ سخن حمد ونعت کا فروغ اور ارتقاء لائبریری کا قیام، حمدیہ ونعتیہ مشاعرے منعقد کرنا اور اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کرنے والے شعراء حضرات کی رہنمائی کے لیے صحت مند تنقید کے لیے دانشور حضرات سے رجوع کرنا اور معتبر شعراء جو اپنا کلام شائع کرنے سے قاصر ہیں ان کا تعاون کرنا خاص ہیں۔حمد ونعت اکیڈمی کی ماہانہ نشستوں کا سلسلہ جاری ہے جن میں ہمارے شعراء اور معتبر سامعین شریک ہوتے ہیں۔ذکر رسول کریم ﷺ کی برکت سے بہت سے شعراء ان پاکیزہ اصنافِ سخن کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔ہمیں امید ہے یہ سلسلہ جاری رہے گا اور مزید حضرات اکیڈمی کے ان اغراض ومقاصد کی تکمیل میں اکیڈمی کا تعاون کریں گے۔

اکیڈمی کے اغراض ومقاصد اور قواعد وضوابط تیار کیے جارہے ہیں۔انشاءاللہ عنقریب نعت اکیڈمی کا کانسٹی ٹیوشن تیار ہو جائے گا اور حمد ونعت اکیڈمی کو سوسائٹیز ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ کرایا جائے گا۔حسبِ ضابطہ کسی سوسائٹی کو چلانے کے لیے اس کی گورننگ کونسل (انتظامیہ) کا ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔چنانچہ فی الحال گورننگ کونسل میں حسبِ ذیل حضرات ہیں۔

۱۔ جناب احمد مصطفےٰ راہی صدیقی صدر

۲۔ جناب ڈاکٹر نفیس احمد صدیقی نائب صدر

۳۔ جناب انیس صدیقی نائب صدر

۴۔ جناب ابرار کرتپوری جنرل سکریٹری

۵۔ جناب شعیب مرزا (سکریٹری آفس)

۶۔ جناب اسلم عباسی سکریٹری

۷۔ جناب ڈاکٹر مولا بخش اسیر سکریٹری نشرواشاعت

۸۔ جناب سکندر عاقل جوائنٹ سکریٹری

ممبران

☆ عازم کوہلی ☆ جناب راشد حامدی ☆ جناب ڈاکٹر عبید الرحمٰن ☆ جناب شہباز ندیم ضیائی

☆ جناب دانش ☆ جناب کرم الٰہی ☆ جناب ڈاکٹر محمد عرفان

مالی وسائل کم ہونے کے باوجود نعت اکیڈمی نے مبارک ماہ ربیع الاول میں اپنا پہلا تقریبِ تقسیم ایوارڈ کل ہند نعت مشاعرہ ۶ مئی ۲۰۰۳ء کو غالب اکیڈمی حضرت نظام الدین نئی دہلی میں منعقد کیا تھا اور اس کے بعد تقریبِ تقسیم انعامات اور نعتیہ مشاعرہ ۱۵ مئی ۲۰۰۴ء کو غالب اکیڈمی ہی میں منعقد ہوئی اور حسبِ ذیل انعامات پیش کئے۔

حمد و نعت اکیڈمی ایوارڈ ۲۰۰۴ء

۱۔ جناب خالد مصطفیٰ صدیقی	کو	مولانا عثمان فارقلیط ایوارڈ برائے صحافت
۲۔ جناب حاجی میاں فیاض الدین	کو	مولانا حفظ الرحمٰن ایوارڈ برائے ملی خدمات
۳۔ جناب شمیم احمد سیفی	کو	رفیع احمد قدوائی ایوارڈ برائے سماجی خدمات
۴۔ جناب عبد المالک فہیم	کو	مولانا عبد الوحید صدیقی ایوارڈ برائے اسلامک پبلشنگ

۵ مئی ۲۰۰۵ء کو یہ تقریب شاندار طریقے پر منعقد ہوئی اس موقع پر کل ہند نعتیہ مشاعرہ منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل ایوارڈ پیش کئے گئے۔

۱۔ جناب احمد مصطفیٰ راہی صدیقی	کو	مولانا عبد الوحید صدیقی ایوارڈ برائے صحافت
۲۔ جناب محمد نفیس عباسی	کو	رفیع احمد قدوائی ایوارڈ برائے ملی خدمات
۳۔ جناب افسر امروہوی	کو	حضرتِ حسانؓ ایوارڈ برائے نعتیہ شاعری
۴۔ جناب ڈاکٹر تابش مہدی	کو	حضرتِ حسانؓ ایوارڈ برائے نعتیہ شاعری

۲۲؍اپریل ۲۰۰۶ء کو تقریبِ اسناد و ایوارڈ میں مندرجہ ذیل ایوارڈ پیش کیے گئے

۱۔ جناب مولانا حکیم عزیز الرحمٰن اعظمی (مئوناتھ بھنجن) کو علامہ شبلی ایوارڈ برائے اسلامی ادب

۲۔ جناب پروفیسر رفیع الدین اشفاقی (ناگپور) کو علامہ شبلی نعمانی ایوارڈ برائے نعتیہ ادب

۳۔ پدم شری جناب بیکل اتساہی (بلرام پور یوپی) کو حضرتِ حسانؓ ایوارڈ برائے نعتیہ شاعری

۴۔ جناب محمد حسین (چیئرمین فخر الدین میموریل کمیٹی) لکھنؤ کو مولانا عبد الوحید صدیقی ایوارڈ برائے ملی و سماجی خدمات

۵۔ جناب یٰسین مومن (بھیونڈی، مہاراشٹر) کو مولانا حفظ الرحمٰن ایوارڈ برائے ملی خدمات

۶۔ جناب شہباز ندیم ضیائی (دہلی) کو حضرتِ حسانؓ ایوارڈ برائے نعتیہ شاعری

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے حضرات کا تعاون ملتا رہا تو نعت اکادمی اپنے اغراض و مقاصد کی تکمیل میں انشاء اللہ کامیاب ہوگی۔ اکیڈمی کو عالی جناب نفیس عباسی، احمد مصطفٰے راہی صدیقی، حضرت مولانا عقیل الغروی، جناب پرویز ہاشمی، جناب الحاج محمد ادریس، جناب مشتاق احمد ایڈوکیٹ سپریم کورٹ، نفیس احمد صدیقی، جناب ڈاکٹر محسن ولی، جناب سردار گروند سنگھ عازم (یوپی)، ڈاکٹر ایم آر خان (ایکوپنکچر اسپیشلسٹ) اور دیگران سبھی حضرات کی خدمت جذبات تشکر پیش کرتی ہے جنھوں نے اکیڈمی کو مستقبل میں بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

۱۲ مئی ۲۰۰۷ء کو حمد و نعت اکیڈمی ایوارڈ پیش کیے گئے

۱۔ جناب مولانا قمر شاجہاں پوری کو علامہ شبلی ایوارڈ ۲۰۰۷ برائے نعتیہ ادب

۲۔ جناب علیم صبا نویدی کو علامہ شبلی نعمانی ایوارڈ ۲۰۰۸ برائے اسلامی تحقیقی ادب

۳۔ جناب ڈاکٹر شعائر اللہ خان کو مولانا عبد الوحید صدیقی ایوارڈ ۲۰۰۷ برائے اسلامی صحافت

۴۔ جناب ڈاکٹر محسن ولی کو حکیم عبد الحمید ایوارڈ ۲۰۰۷ برائے انسانی خدمات

حمد ونعت اکیڈمی کے اغراض ومقاصد

حمد ونعت اکیڈمی کے اغراض ومقاصد حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ حمد ونعت کے فروغ کے لئے کام کرنا

۲۔ درس قرآن

۳۔ حمد ونعت جیسی پاکیزہ اصنافِ سخن کی صحت مند تنقید کے لئے اردوداں طبقہ اور اساتذہ سے درخواست کرنا۔

۴۔ حمد ونعت جیسی پاکیزہ اصنافِ سخن کو یونیورسٹیوں میں تسلیم کرانا۔

۵۔ حمد ونعت کے سلسلے میں مضمون نویسی کے مقابلے کرانا

۶۔ حمد ونعت ایسے شعراء جو اپنی کتب شائع کرنے سے قاصر ہیں ان کی کتب کو طبع کرانا۔

۷۔ حمد ونعت خوانی کے مقابلے کرانا۔

۸۔ ملی وسماجی خدمات انجام دینے والے حضرات، اسلامی ادب اور پبلیکیشن صحافت اور حمد ونعت کے فکروفن میں نمایاں خدمات انجام دینے والے حضرات کی حوصلہ افزائی کرنا اور انہیں انعامات پیش کرنا۔

۹۔ حمدیہ نعتیہ مشاعرے اور متعلقہ سیمینار اور سمپوزیم منعقد کرنا اور حمد ونعت کی ماہانہ طرحی نشستیں منعقد کرنا

۱۰۔ حمد ونعت سے متعلقہ لٹریچر شائع کرنا۔

۱۱۔ ایک لائبریری کے قیام کے لئے کوشش کرنا جس میں حمد نعت، سیرت وقرآن کریم سے متعلق لٹریچر اور کتب مطالعہ کے لئے موجود ہوں۔

۱۲۔ حمد ونعت کے فروغ کے لئے ہر ممکن اور مناسب کارروائی کرنا۔

۱۳۔ حمد ونعت کے کام کرنے والے حضرات کی کوششوں اور ان کے کام کو اجاگر کرنا۔

صدر

جنرل سکریٹری

گورننگ کونسل حمد و نعت اکیڈمی، نئی دہلی اور مرکز علم و دانش، نئی دہلی

۱۔ جناب احمد مصطفیٰ صدیقی راہی: ہدیٰ اردو اسلامی ڈائجسٹ اور طٰہٰ ہندی اسلامی ڈائجسٹ کے مدیر اعلیٰ ہیں، اور زیر ادارت ڈائجسٹ اسلامی فکر اور معلومات کا خزانہ بھی ہیں، فروغ اردو کے سلسلہ میں صدیقی خاندان کی خدمات الم نشرح ہیں۔ آپ کی خواہش ہے کہ اصنافِ سخن بالخصوص حمد کو فروغ۔ حمد و نعت اکیڈمی کے صدر ہیں۔ نعت اکیڈمی کو حمد و نعت اکیڈمی آپ ہی نے نام دیا۔

۲۔ جناب ڈاکٹر نفیس احمد صدیقی: دہلی یونیورسٹی کے بھگت سنگھ کالج کے سابق پرنسپل اور عظیم جوگرافیسٹ ہیں۔ اسلامی تعلیمات سے آراستہ آپ کی معتبر شخصیت ہمارے لیے باعث افتخار ہے، موصوف اردو زبان سے محبت کرتے ہیں۔ شعر و شاعری کا ذوق رکھتے ہیں۔ آپ حمد و نعت اکیڈمی کے نائب صدر ہیں۔

۳۔ جناب انیس صدیقی: اینگلو عربک اسکول کے انگریزی کے سابق استاد جناب انیس صدیقی اسلامی فکر کے حامل ہیں۔ ان کے بے شمار شاگرد بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ اردو زبان کے دلدادہ ہیں۔ شعر و شاعری آپ کا ذوق ہے۔ حمد و نعت اکیڈمی کے نائب ہیں۔

۴۔ جناب ابرار کرتپوری: حمد و نعت اکیڈمی کا بانی ابرار کرتپوری اردو زبان اور پاکیزہ اصنافِ سخن حمد و نعت کا ایک ادنیٰ طالب علم ہے۔ ان اصناف کی ترویج و ترقی اور ان کے سلسلہ میں صحت مند تنقید و تعلیم کا خواہاں ہے۔ اسے حمد و نعت اکیڈمی کا بانی جنرل سکریٹری ہونے کا شرف حاصل ہے۔

۵۔ شعیب مرزا: شعیب مرزا اردو اور ہندی زبان کے ادیب اور شاعر ہیں۔ آپ کا صحافت سے

بھی تعلق ہے۔ایک مجلّہ ''ستون'' کے مدیر بھی ہیں۔آپ مین پاور کا کام کرتے ہیں۔شاعری ورثہ میں ملی ہے۔دہلی اردو اکادمی کے رکن رہ چکے ہیں۔حمد و نعت اکیڈمی کے آفس سکریٹری ہیں۔

۶۔سکندر عاقل: روز کنسٹرکشن (پالم وہار، گڑگاؤں ہریانہ) کے مالک ہیں۔اردو شعر و سخن کے دیوانے ہیں۔حمد و نعت اکیڈمی سے دلی تعلق رکھتے ہیں۔اس بنا پر اس کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور جوائنٹ سکریٹری کے عہدے پر فائز ہیں۔

۷۔اسلم عباسی: جناب اسلم عباسی تاجر ہیں۔اردو شعر و شاعری سے شغف رکھتے ہیں۔اسلامی سوچ کے حامل ہیں۔حمد و نعت اکیڈمی کے معاونین خصوصی میں سے ہیں اور سکریٹری کے عہدے پر فائز ہیں۔

۸۔ڈاکٹر مولا بخش اسیر: ڈاکٹر مولا بخش اسیرؔ کا تعلق دلی یونیورسٹی کے دیال سنگھ کالج سے ہے۔آپ شعبۂ اردو کے صدر ہیں۔اردو تنقید اور لسانیات آپ کا خاص موضوع ہے۔شعر و سخن سے دلی لگاؤ ہے۔حمد و نعت اکیڈمی کے سکریٹری نشر و اشاعت ہیں۔

۹۔ڈاکٹر عبید الرحمٰن: علمی گھرانے کے چشم و چراغ ڈاکٹر عبید الرحمٰن سائنس کے میگزین کی ادارت سے وابستہ ہیں اردو شعر و ادب میں آپ معتبر شخصیت کے حامل ہیں۔آپ کئی کتب کے مصنف بھی ہیں۔فکرِ سخن آپ کا موضوعِ طبعی ہے۔آپ کی شاعری پر مغز افکار و احساسات کا آئینہ ہے۔حمد و نعت اکیڈمی کے فعال رکن ہیں۔

۱۰۔شہباز ندیم ضیائی: معتبر فکرِ سخن کے مالک جناب شہباز ندیم ضیائی معتبر سخنور ہیں۔کئی کتب کے مصنف ہیں۔آپ کو نعتیہ ادب سے خاص لگاؤ ہے۔آپ کا نعتیہ کلام کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔

۱۱۔ڈاکٹر محمد عرفان: نوجوان میڈیکل پریکٹشنر ہیں۔عوامی خدمات کا جذبہ بدرجہ اتم رکھتے ہیں۔اردو زبان اور شعر و ادب سے دلچسپی ہے۔سیرت کے جلسے اور مشاعرے منعقد کرتے

رہتے ہیں۔ خان میڈی کیئر سینٹر قائم کرنے والے اور اکیڈمی کے رکن خصوصی ہیں۔ کاوش فاؤنڈیشن کے جنرل سکریٹری بھی ہیں۔

۱۲۔ راشد حامدی: معتبر فکر کے حامل جناب راشد حامدی شاعر بھی ہیں اور ادیب بھی۔ آپ کے اشعار جدید فکر کے حامل ہوتے ہیں لیکن روایت کا احترام بھی آپ کا خاصہ ہے۔ کتب کی طباعت کا پیشہ اپنایا ہے۔ اکیڈمی کے فعال رکن ہیں۔

۱۳۔ گروندر سنگھ عازم کوہلی: شریف النفس انسان عازم کوہلی تعلیم یافتہ ہیں۔ پنجابی آپ کی ''ماں بولی'' اردو ذوق اور انگریزی شوق کی زبان۔ تینوں زبانوں کے امتزاج سے آراستہ ان کی شاعری عوام کی پسند ہے۔ ''آغاز'' اردو شاعری ''تروپے'' پنجابی مسدس اور تیسرا مجموعۂ غزل بھی آچکا ہے۔ محبت کے انسان ہیں اکیڈمی کے رکن ہیں۔

۱۴۔ کرم الٰہی: تجارت پیشہ نوجوان۔ جوگا بائی مارکیٹ جامعہ نگر میں سنڈریلا کے مالک جناب کرم الٰہی اسلامی فکر کے حامل ہیں۔ حمد و نعت اکیڈمی کے رکن ہیں۔

۱۵۔ دانش: اسلامی فکر کے حامل نوجوان حمد و نعت اکیڈمی کی کارکردگی میں شریک رہتے ہیں۔ اسی لئے اکیڈمی کے رکن ہیں۔

۱۶۔ پیارے میاں عزیزی ابوالعلائی: جناب عبداللہ خاں صاحب عرف پیارے میاں آل انڈیا مائنورٹیز کانفرنس کے قومی صدر ہیں اور اقلیت کے مسائل کے حل کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ لیبر یونین لیڈر رہ چکے ہیں۔ آپ کا تعلق سیاست سے بھی ہے۔ پیر طریقت حضرت سید شاہ عزیز احمد حلیمی ابوالعلائیؒ سے بیعت ہیں۔ خانقاہ عزیزی ابوالعلائی نئی دہلی میں قائم کی ہے۔ اسی لئے حمد و نعت ان کی پسندیدہ اصنافِ سخن ہیں۔ اکیڈمی کے معاون اور رکن خصوصی ہیں۔

جناب ارشاد حسین فاروقی تنویر: آبائی وطن سیکر (راجستھان) ہے، ذاکر نگر، دہلی میں مقیم ہیں اور صوفی حمید الدین فاروقی فاؤنڈیشن کے سکریٹری ہیں۔ ووڈن ہنڈی کرافٹ میں عربی طغروں کے ماہر ہیں۔ شاعری ذوق ہے۔ اکیڈمی کے فعال رکن ہیں۔

حضرت الحاج مولانا قاضی سجاد حسینؒ

حضرت مولانا قاضی سجاد حسین کرت پور کے قاضی خاندان میں ۳/نومبر ۱۹۱۰ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کا تاریخی نام سن عیسوی کے مطابق قاضی خلیل الرحمٰن (۱۹۱۰ء) اور ہجری کے مطابق قاضی نور العین (۱۳۲۸ھ) رکھا گیا۔ آپ کے والد ماجد کا نام قاضی شمشاد حسین تھا۔ جو عربی فارسی کے عالم تھے اور انہیں شعر و شاعری سے بھی شغف تھا۔ آپ کا تعلق شجرۂ انصار سے ہے۔ انصار خاندان کا سلسلہ ہندوستان میں پانی پت سے شروع ہوا۔ یعنی اس خاندان کے جد اعلیٰ نے پانی پت میں سکونت اختیار کی۔ یہ انصار خاندان اپنے علم و فضل اور روحانیت کی وجہ سے بہت اہم تھا اور اس خاندان سے متعلق بزرگوں کا تذکرہ پانی پت کے بزرگوں کے متعلق کتابوں میں موجود ہے۔ پانی پت سے اس خاندان کے افراد ہندوستان کے مختلف مقامات کو ہجرت کر گئے اور وہیں سکونت اختیار کی۔ ان ہجرت کرنے والے انصار میں فرنگی محل لکھنؤ، بھوپال، سنبھل، امروہہ، سہارن پور، گنگوہ اور ضلع بجنور کے کرت پور، جلال آباد اور اکبر آباد خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ شجرۂ انصار کی قابل ذکر ہستیوں میں مولانا الطاف حسینؒ حالی پانی پتی، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ حیات اللہ انصاری، سنبھل کے نواب صاحب اور مولانا الحاج قاضی سجاد حسین کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس خاندان کے جد اعلیٰ راحت پور نزد نجیب آباد ضلع بجنور یوپی میں قیام پذیر ہوئے۔ یہ دور اکبر اعظم کا تھا۔ جبکہ اس خاندان کو عہدۂ قضا اور جاگیریں عطا کی گئیں۔ راحت پور سے ہمارے جد امجد قاضی رضیؒ آ کر کرت پور میں سکونت پذیر ہوئے ان کے بیٹے قاضی مبارک علی کا مزار لال مسجد کرت پور میں ہے۔ ان کی تین اولادیں (نرینہ) میں ایک مفتی، دوسرے قاضی، اور تیسرے ملکی کہلائے۔ آج بھی اس شجرے کی ان تین شاخوں کے افراد ہندوستان کے مختلف شہروں میں بسلسلہ روزگار سکونت اختیار کر چکے ہیں۔ بہت سے لوگ پاکستان بھی ہجرت کر گئے۔ اس خاندان کا ضخیم شجرہ موجود ہے۔ جواب سے پچاس ساٹھ سال تک پابندی سے لکھا جاتا تھا۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ سے لے کر اب تک کے تمام حوالہ جات۔ پاپت میں آمد قیام اور اس

کے بعد پانی پت سے ہندوستان میں مختلف مقامات کو ہجرت کرنے کی نشان دہی اس شجرہ میں موجود ہے۔

مولانا قاضی سجاد حسین کے والد بزرگوار قاضی شمشاد حسین کی اولاد میں قاضی جواد حسین، قاضی سجاد حسین، قاضی شمشاد حسین قاضی امداد حسین (دیوان جی)، قاضی ارشاد حسین اور بیٹیوں کا نام حلیمہ خاتون اور خدیجہ خاتون ہے۔ کرت پور میں ابتدائی تعلیم کے بعد ۱۳۴۴ھ میں قاضی سجاد حسین صاحب کا داخلہ دارالعلوم دیوبند میں ہوا۔ دارالعلوم دیوبند سے ۱۹۲۸ء بمطابق ۱۳۴۸ھ میں سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ دہلی تشریف لائے اور مدرسہ عالیہ عربیہ مقام فتح پوری دہلی میں مدرس مقرر ہوئے آپ یہاں شیخ الحدیث رہے اور ۱۹۴۷ء میں مدرسہ عالیہ عربیہ کے پرنسپل مقرر ہوئے تحصیل علم کی رغبت نے الہ بادیونیورسٹی سے فاضل ادب اور ۱۹۳۴ء میں پنجاب یونیورسٹی سے منشی کا فاضل کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔ آپ کے بے شمار شاگرد برصغیر میں موجود ہیں۔ مولانا کا عربی، فارسی ادبیات سے گہرا تعلق تھا چنانچہ ہمیشہ علمی کاموں میں مصروف رہتے تھے۔ آپ کے کئی علمی کام نہایت اہم ہیں ۱۹۴۷ء کے بعد آپ نے گلستاں سعدیؒ، بوستاں سعدیؒ مع ترجمہ وحواشی اور مالا بدمنہ، اخلاق محسنی، گلزار دبستاں، کریما، حمد باری اور پندنامہ بھی شائع کیا، دیوان حافظ مترجم ومحشی اور اس کے بعد مثنوی مولانا روم جو چھ دفاتر پر مشتمل ہے اس کے تراجم وحواشی کے ساتھ شائع کیا۔ برصغیر میں تمام تراجم بہت مقبول ہیں اور طالبان علم ان کتب سے فیض علمی حاصل کر رہے ہیں۔

ایک نہایت اہم کام مولانا کے علمی کاموں میں قابل ذکر ہے۔ وہ ہے ''فتاویٰ تاتارخانی'' فقہ حنفی کی مستند کتاب کی ایڈیٹنگ اور حواشی کا کام۔ یہ کتاب نو جلدوں پر مشتمل ہے۔ جس میں پانچ حصوں کی اشاعت ہو چکی ہے۔ لیکن مولانا کے انتقال کے بعد یہ پروجیکٹ تکمیل کو نہ پہنچ سکا۔ طبع شدہ کتب گورنمنٹ کی تحویل میں ہیں۔ جب مثنوی مولانا روم کے تراجم کی رسم اجراء غالب اکیڈمی میں ہوئی تھی تو ایران کلچرل ہاؤس کے ذمہ داران بھی اس موقع پر شریک ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں بے شمار اہل علم اس موقع پر موجود تھے۔ ایران کلچرل ہاؤس کے ذمہ داران نے بھی اس کام کو بہت سراہا تھا۔ مولانا نے بڑی جانفشانی سے تراجم کا کام انجام دیا۔ معمر ہونے کے باوجود آپ نے اس قدر ہمت فرمائی۔ ۱۹۷۴ء میں مثنوی کا دفتر اول شائع ہوا۔ جناب قمر سنبھلی نے قطعہ تاریخ کہا۔ دو شعر پیش ہیں۔

سیدی سجاد حسینؒ اے عالم شیریں سخن
آپ کے زورِ قلم سے زندہ ہیں کچھ علم و فن

اک نئی تخلیق کا ہے اے قمر یہ سالِ طبع
مثنویِ روم کا ہے خوب اردو پیرہن
۱۹۷۴ء

دوسرے دفتر کی اشاعت کے موقع پر جبکہ مولانا دورۂ تہران، ترکی، مصر، بغداد وعرب سے واپس تشریف لائے تھے خلیق ٹونکی صاحب نے جو ماہر خطاطی تھے ایک قطعہ پیش کیا تھا جو دوسرے دفتر میں بھی موجود ہے۔

ہدیۂ گل پاش بر سفر قونیہ وعرب مولانا سجاد حسین دام اقبالہٗ

۱۹۷۶ء

دورۂ تہران و ترکی ، مصر و بغداد و عرب
ہو مبارک صاحبِ عز و شرف یہ فضلِ رب
مثنوی کے شارح و فاضل مترجم مرحبا
مولوی سجاد بحر علم صد رشکِ عرب
۱۳۹۶ھ

........................پیش کنندہ احقر خلیق ٹونکی

یہ قطعہ دفترِ اول کو چھوڑ کر سبھی میں موجود ہے۔ دفترِ اول ۱۹۷۴ء میں، دفترِ دوئم ۱۹۷۶ء میں، دفترِ سوئم ۱۹۷۶ء میں، دفترِ چہارم ۱۹۷۷ء میں، اور دفترِ پنجم ۱۹۷۸ء میں شائع ہوئے۔

جمعیۃ العلماء ہند سے بھی مولانا کا بہت قریبی تعلق رہا۔ جمعیۃ جب جمعیۃ نہ رہی تو مولانا کنارہ کش ہوگئے۔ ہمدرد دواخانہ کے مالک جناب حکیم عبدالحمیدؒ سے مولانا کے تاحیات قریبی تعلقات رہے، ہمدرد کو ہمدرد بنانے میں مولانا کی کوششوں اور تدبر کو بڑا دخل تھا۔ ہمدرد کو وقف کرنا اور تعلق آباد اور بدر پور میں زمینوں کی خریداری کرانا مولانا کا عظیم کام تھا۔ ایک زمانہ آیا کہ ان زمینوں کو آج عالمی طور پر اہمیت حاصل ہوگئی۔ آج ہمدرد نگر میں ایک نرالی دنیا آباد ہے۔ انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹری آف میڈیشن، کالج آف فارمیسی، ہمدرد طبیہ کالج، ہمدرد پریس، اسلامک انسٹی ٹیوٹ، تعلیم آباد اور مجیدیہ ہسپتال وہ ادارے ہیں جواب ہمدرد یونیورسٹی کی شکل میں موجود ہیں اور ملک وقوم کے لئے فیض علمی کا بحر بیکراں بنے ہوئے ہیں مجھے یقین ہے کہ اس بحر بیکراں کی ٹھاٹھیں مارتی موجیں طالبانِ علم کو سیراب کرتی رہیں گی اور حکیم عبدالحمید صاحب کے ساتھ مولانا قاضی سجاد حسین کو بھی یاد رکھا جائے گا۔

حکیم صاحب نے غالب اکیڈمی قائم کر کے اردو زبان اور غالب سے اپنی عقیدت کا عملی ثبوت دیا۔ غالب اکیڈمی میں لائبریری، میوزیم، آڈیٹوریم زائرین اور حصول علم کرنے والوں کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ یہ ایک فلاحی ادارہ بن گیا ہے۔ یہاں مولانا قاضی سجاد صاحب نے ترقی اردو بیورو کے تعاون سے کتابت، خطاطی کی کلاسیں شروع کیں جس روبہ زوال فن کو زندگی ملی اور ہندوستان کے دیگر شہروں میں بھی خطاطی کے مراکز قائم ہوئے۔ یہی نہیں یہاں اردو ٹائپنگ کی ٹریننگ کا مرکز بھی قائم کیا گیا تھا۔ بہت سے طالبان علم نے یہاں سے اسناد حاصل کیں۔ اب یہاں کمپیوٹر کلاسز لگتی ہیں۔

بہت سے طالب علموں کو روزگار بھی ملا۔ یہ امید افزا بات ہے کہ اردو خطاطی اور ٹائپنگ کا رشتہ روزگار سے جڑا۔ قاضی صاحبؒ آخر تک ان کلاسوں کے نگراں رہے۔ ارباب حکومت سے قاضی صاحب کے خوشگوار تعلقات تھے۔ مولانا آزاد، فخر الدین علی احمد، ڈاکٹر ذاکر حسین جیسی ہستیاں مولانا کی قدردان تھیں۔ مولانا کا فیض علمی جہاں ہمہ وقت جاری رہا وہیں آپ کے توسط سے بے شمار لوگوں کو روزگار حاصل ہوا یہ ایک بہت بڑی بات ہے۔ روزگار کے حصول میں معاونت وہ کار نیک ہے جس کا کوئی بدل ہی نہیں۔

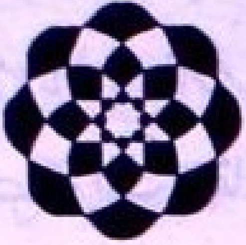
۱۴رمئی ۱۹۶۱ء کو احقر جب دہلی حاضر ہوا تو مولانا کے دولت کدہ پر حاضری ہوئی مولانا کی اہلیہ مرحومہ نے اس خاکسار کو مادرانہ شفقت سے نوازا مولانا سے کہہ کر مادرِ مہربان نے ۱۶رمئی سے ہی ہمدرد دواخانہ میں اوایس شعبہ میں لیو ویکنسی پر ملازم کرادیا۔ مولانا رشتہ میں میرے عم محترم تھے۔ مولانا ہمدرد کی نوکری سے مطمئن نہ تھے۔ چنانچہ دہلی یونیورسٹی کے دیال سنگھ کالج کے بانی دیوان آنند کمار (آنجہانی) سے کہہ کر دیال سنگھ کالج میں ملازم کرادیا۔ دیوان آنند کمار صاحب سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی تھے۔ دیوان صاحب اس احقر پر مولانا کی وجہ سے بہت مہربان تھے۔ اور اس قدر مہربان تھے کہ کئی لوگ حسد بھی کرتے تھے۔ دیوان آنند کمار صاحب اردو زبان کے دلدادہ تھے اور فارسی زبان بھی پسند کرتے تھے۔ ان کے وائس چانسلر شپ کے زمانے میں مولانا قاضی سجاد حسین پنجاب یونیورسٹی کے شعبۂ عربی کے ممتحن تھے۔ دیوان صاحب کے دہلی آنے پر تعلقات اور قریبی ہوگئے دیوان صاحب اس احقر سے اس قدر متاثر تھے کہ جب ان کی خدمت حاضر ہوتا گفتگو طویل ہوجاتی اور کسی نہ کسی حوالہ سے مولانا کا ذکرِ خیر ضرور کرتے۔ ایک دن فرمایا میاں! دانتے کی کتاب "Dvine Comedy" کا میں نے اردو ترجمہ کیا ہے "طربیہ خداوندی" ذرا مولانا سے پوچھنا کیسا ترجمہ ہے۔ دیال سنگھ کالج میں کچھ لوگ مجھ سے حسد کرتے تھے چنانچہ میرا تنزل کر کے نچلی پوسٹ

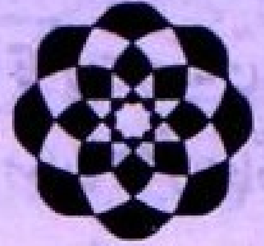
پر ٹرانسفر آرڈر کرانے کے لئے کالج کے برسر ''سردار لابھ سنگھ صاحب'' فائل لے کر دیوان صاحب کے پاس گئے۔ میں شام کو مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا تو کہا کہ اس طرح میرا تنزل کیا جارہا ہے۔ مولانا نے فرمایا بھئی ______ ایسا ہے اگر وہ دیوان صاحب کا آرڈر ہو تو خوشی سے قبول کر لو۔ اور دیوان صاحب کے پاس ہو آؤ! میں دیوان صاحب کے پاس حاضر ہوا اس وقت موصوف ۳۷ سندر نگر میں رہتے تھے۔ دو دن پہلے ان کی والدہ رانی صاحبہ کا انتقال ہوا تھا۔ میں جب پہنچا تو دیوان صاحب اس وقت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو کا ٹیلی فون سن رہے تھے جو وزیر اعظم نے تعزیت کے لئے کیا تھا۔ دیوان صاحب نے یہ کہہ کر ٹیلیفون بند کر دیا۔ نہرو صاحب تعزیت ٹیلیفون پر نہیں ہوتی ______ اور پھر مجھے دیکھا آؤ میاں! میں نے تمہارا کام کر دیا ہے۔ جاؤ وہیں کام کرو کوئی تمہیں نہیں ہٹائے گا۔۔ پتہ چلا کہ سردار لابھ سنگھ نے جب فائل پیش کی تو ٹائپ شدہ تمام کاغذات دیوان صاحب نے پھاڑ کر پھینک دیئے اور کہا کہ ابرار کو یو جی سی نے نہیں میں نے رکھا ہے، وہ وہیں کام کرے گا۔ یہ واقعہ سنانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ سب اثرات دیوان صاحب کے مولانا سے تعلقات کے سبب تھے۔

فارسی و عربی کا جید عالم ہونے کے سبب ۱۹۶۷ء میں حکومت ہند نے آپ کی فارسی زبان کی خدمات کے اعتراف میں سرٹیفکیٹ آف آنر اور تاحیات وظیفہ عطا کیا جو مولانا ؒ نے اس وقت کے صدر جمہوریہ ہند سروپلی ڈاکٹر رادھا کرشنن کے دست مبارک سے وصول کیا: حکومت سعودی عرب نے مولانا کے عربی زبان کا مستند اور معتبر عالم ہونے کی حیثیت کو تسلیم کرتے ہوئے ۱۹۸۰ء میں دو ماہ کا عرب دورہ کرنے کی دعوت دی۔ سعودی عرب میں دو ماہ قیام کے دوران آپ نے علمی اداروں کا دورہ اور تاریخی اور مقدس مقامات کی زیارت کی وہاں قیام کے دوران مولانا کو سعودی عرب کے علمائے کرام، اکابرین اور عمائدین سے تبادلہ خیالات کرنے کا موقع ملا۔ عرب علماء اکابرین میں مولانا کو قدر و منزلت حاصل ہوئی اسی سفر میں آپ نے حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل کی۔ ہندوستان واپسی پر شاہ خالد کی طرف سے انہیں دیے گئے اعزاز و اکرام پر اظہار مسرت کے لئے غالب اکیڈمی حضرت نظام الدین نئی دہلی میں ایک تقریب استقبالیہ منعقد کی گئی۔ مولانا نے ایران کا دورہ بھی کیا اور وہاں اکابرین اور بزرگوں کے مزارات پر حاضری دی۔ حضرت ابو ایوب انصاری کے مزار پر بھی حاضر ہوئے۔ ۲۴ر دسمبر ۱۹۹۰ء بمطابق دوشنبہ ۵ر جمادی الآخر ۱۴۱۱ھ کو علم فضل کے گلاب مہکانے والی شخصیت نے ساڑھے تین بجے دن میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔ ہم لوگوں کو لگا غروب ابر ہو گیا۔ ہم سایہ شفقت سے محروم ہو گئے۔ اس ابر شفقت نے کتنوں کو زیر سایہ لے رکھا تھا۔ حوض رانی مالویہ نگر نئی دہلی قبرستان میں ۱۴۱۱ مولانا کی تدفین ہوئی نہایت غم آمیز منظر تھا سب کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ بہر حال ''مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ'' یہاں انسان مجبور ہے۔ خالق اکرم نے اپنی امانت واپس لے لی۔ اللہ

تبارک وتعالیٰ مولانا کی قبر کونور سے بھر دے اوران کے مراتب بلند فرمائے (آمین)۔ چند روز بعد مجھے فون پر اطلاع ملی کہ لوحِ مزار حضرت مولانا ابوالحسن علی زید فاروقی کے دستِ مبارک سے رکھی جائے گی اور مجھے بھی حاضری کا حکم تھا۔ چنانچہ میں حوض رانی حاضر ہوا۔ حضرت مولانا زید میاں تشریف لے آئے تھے ہم لوگ مولانا کے ہمراہ قبرستان پہنچے۔ مولانا نے اپنے دستِ مبارک سے لوحِ مزار نصب فرمائی۔

تاریخ ہے





۷۸۶

مرقد حضرت قاضی سجاد حسین

البقاء لله الواحد

زہے مرد مبارک روزگارے — کہ بُد سجاد قاضی نامدارے

چہا پاکیزہ تاریخ وفاتش — نمودے ابر رحمت برمزارے

۱۴۱۱ھ

دوشنبہ ۵/ جمادی الآخرہ ۱۴۱۱ھ ۲۴/ دسمبر ۱۹۹۰ء

خدایا رحم بر سجاد عبہر

۱۴۱۱ھ

ابوالحسن زید فاروقی

مولانا کے مزار کے بائیں طرف آپ کی اہلیہ مرحومہ کا مزار ہے۔ اس پر لوحِ مزار کی تاریخ بھی حضرت مولانا زید میاں نے کہی تھی۔ وہ اس طرح ہے۔........ **البقاء لله**........

بست و چہارم از جمادی اولیں — روز جمعہ پیش آمد فاجعہ

سال رحلت شد عیاں مصرعہ — نعمت حق بر روان رابعہ

۱۴۰۵ھ

رابعہ خاتون اہلیہ قاضی سجاد حسین

۱۴۰۵ھ بمطابق ۱۵/ فروری ۱۹۸۸ھ

مولانا زید میاں نے جب لوحِ مزار نصب فرمائی تو میں اس قطعہ تاریخ کو پڑھنے لگا۔ مولانا نے فرمایا۔ میاں ابرار! تمہیں خبر ہے یہ ابر کا ذکر تاریخ میں کیوں آیا؟ میں نے لاعلمی ظاہر کی تو مولانا نے فرمایا ذرا اوپر دیکھو۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ ایک بدلی مزار کے اوپر سایہ فگن ہے۔ یہ عجیب وغریب واقعہ تھا۔ اب یہ بھی لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں

۱۷رفروری ۲۰۰۸ء کوحوض رانی گیا قطعہ تاریخ رحلت درکار تھا چنانچہ میں نے فاتحہ پڑھی اور قطعہ تاریخ دونوں کے مزار سے نوٹ کئے میں ''نمودے ابرِ رحمت بر مزارے'' پڑھ رہا تھا نگاہ اوپر اٹھائی تو ابر کا ٹکڑا آج بھی مزار پر موجود تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مولانا کے مراتب بلند فرمائے (آمین)۔ مجھے مولانا زید میاں یاد آئے۔ اللہ ان کے مراتب بلند کرے (آمین)۔

مولانا سے متعلق ایک سیمینار کرنے کا کب سے ارادہ تھا لیکن تکمیل کو نہ پہنچا۔ ایک روز میں حضرت مولانا عقیل الغروی صاحب کی خدمت میں حاضر تھا مولانا نے مولانا قاضی سجاد صاحب کے عظیم علمی کاموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا پر سیمینار کریں۔ یہ کام کرنے کا ہے۔ چنانچہ میں نے مولانا سے وعدہ کیا اور مولانا قاضی سجاد حسینؒ سے متعلق بہت سے حضرات کو مقالے، مضامین لکھنے کی درخواست کی اب اس سلسلہ میں سیمینار ''الحاج مولانا قاضی سجادؒ، حیات و خدمت'' انشاءاللہ ۷ ارمارچ ۲۰۰۸ء کو غالب اکیڈمی میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں کن کن حضرات کے مقالے ہوں گے اس کی تفصیل آگے دی جائے گی۔

حضرت مولانا قاضی سجاد صاحب کے پس ماندگان میں ان کے پانچ بیٹے، تین بیٹیاں اور برادرِ خورد قاضی ارشاد صاحب ہیں۔ بڑے بیٹے قاضی شمیم احمد ڈی ڈی اے میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدے پر ریٹائر ہوئے تھے۔ قاضی نعیم احمد آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسیز کے ایئر کنڈیشن شعبے کے انچارج تھے۔ تیسرے بیٹے قاضی مقیم احمد تالوں کی فیکٹری کے مالک ہیں، قاضی سلیم احمد قاضی صاحب کے کتب خانے ''سب رنگ کتاب گھر'' کو دیکھتے ہیں۔ جس میں مولانا کی کتب دستیاب ہیں۔ سب سے چھوٹے بیٹے حافظ قاضی تسنیم احمد ایران کلچرل ہاؤس میں ملازم ہیں۔ بیٹیاں آصفہ خاتون، عارفہ خاتون اور صالحہ خاتون اپنے اپنے گھر ہیں۔ برادرِ خورد قاضی ارشاد حسین صاحب ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن کے انچارج ہیں۔

مولانا کی علمی وسماجی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا انہوں نے لاتعداد لوگوں کو روزگار فراہم کرایا۔ اس سے بڑھ کر سماجی خدمات کا تصور بھی کیا ہوسکتا ہے۔ اللہ تبارک وعالی بہشتِ بریں میں مولاناؒ کے مراتب بلند فرمائے اور ان کی قبر کو نور سے بھردے (آمین)۔ علامہ اقبال نے یہ شعر ایسے ہی محترم حضرات کے لئے کہا ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

احقر

ابرار اکرت پوری
قدسیہ منزل 172/6 ذاکر نگر، نئی دہلی 110025



جناب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل آزاد

جناب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل آزاد ۳۱ اگست ۱۹۴۱ء کو فتح پور یوپی میں جناب حافظ محمد جمیل صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے ہائی اسکول اور انٹر میڈیٹ کے امتحانات یوپی، الہ باد بورڈ سے پاس کئے۔ ۱۹۶۵ء میں آگرہ یونیورسٹی سے بی۔اے۔ کی ڈگری حاصل کی، جامعہ اور علی گڑھ سے ادیب کامل کا امتحان پاس کیا۔ اور الہ آباد بورڈ کے مولوی اور عالم کے امتحانات آپ نے فرسٹ ڈویژن سے پاس کئے۔ کان پور یونیورسٹی سے ایم۔اے۔ فرسٹ ڈویژن اور سیکنڈ پوزیشن سے پاس کیا۔ کان پور یونیورسٹی سے ہی ایل۔ ایل۔ بی۔ کی ڈگری حاصل کی۔ سونی پت پنجاب سے ۱۹۶۷ء میں MDH فرسٹ ڈویژن سے کیا لکھنؤ یونیورسٹی سے ۱۹۸۴ء میں آپ کو پی ایچ ڈی کی ڈگری دی گئی۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۳ سال تک فتح پور مہاتما گاندھی پوسٹ گریجویٹ کالج میں لکچرر رہے۔ اس کے بعد مہاتما گاندھی پی جی کالج فتح پور میں بحیثیتِ ریڈر تقریباً ۱۱ سال تک خدمات انجام دیں۔ علاوہ ازیں ریسرچ اسکالرز کے سپروائزر مقرر ہوئے اور آپ کے زیر نگرانی آٹھ طالب علموں نے پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ جن میں مختلف موضوعات پر چار طلبہ نے اور چار طالب علموں نے نعت کے موضوع پر پی ایچ ڈی کی۔ آج کل فتح پور میں وکالت کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ریسرچ اسکالرز مزید پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لئے آپ کے زیر نگرانی ریسرچ ورک کر رہے ہیں۔

آپ یوجی سی ریسرچ فیلو بھی رہے اس کے علاوہ کئی انعامات و اعزازات سے آپ کو نوازا گیا۔ سرسید میڈل علی گڑھ ۱۹۶۵ء، گولڈ میڈل (MDH) پنجاب ۱۹۶۷ء اردو سماج لکھنؤ کا گولڈ میڈل (۸۴-۱۹۸۳ء)، آل انڈیا مومن کانفرنس کا مومن ایوارڈ ۱۹۹۷ء۔ آپ کان پور یونیورسٹی کے بورڈ آف اسٹڈیز کے ممبر ہیں۔ ہندوستان اور دیگر ممالک میں آپ کے تقریباً ۲۵۰ آرٹیکل شائع ہوئے۔ آپ کی چودہ کتب شائع ہو چکی ہیں اور ۹ کتابیں طبع ہونے کے لئے تیار ہیں اور ایک کتاب مزید تقریباً تکمیل کے مرحلے میں ہے۔

آپ کی کتب میں کاوشیں، علی المرتضیٰ، مولانا حکیم سید ظہور الاسلام شخصیت، حیات اور خدمات ۱۹۸۹، الانصار، ندوۃ العلماء محرک وبانی ۱۹۹۶، منتخبات حافظ وسعدی، ہندی ادب مختصر ترین تاریخ، قابل ذکر ہیں۔ رموزِ بلاغت، بدیع وبیان، اور آئینۂ بلاغت، طالبانِ علم کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہیں۔ حمد ونعت اکیڈمی آپ کی چار کتب "نعتیہ شاعری کا ارتقا" عربی فارسی کے خصوصی مطالعہ کے ساتھ ۱۹۸۶ء، اردو شاعری میں نعت حصہ اول ابتدا سے محسن تک، حصہ دوم "حالی سے حال تک"۔ "اردو نعت اور غیر مسلم شعراء ۱۹۸۷ء کو نعتیہ ادب کا بیش بہا سرمایہ سمجھتی ہے۔ آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے الفاظ تحسین ادا کرتی ہے اور آپ کی خدمت میں مولانا عبد الوحید صدیقی ایوارڈ برائے نعتیہ ادب ۲۰۰۸ پیش کرتی ہے۔



جناب ڈاکٹر شمیم گوہر

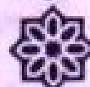
جناب شمیم احمد گوہر ۲۰ جون ۱۹۵۳ء کو ایک علمی و روحانی خانوادۂ سادات میں تولد ہوئے۔ ہندوستان کی نامور شخصیت عزیز العلماء حضرت علامہ الحاج حکیم سید شاہ عزیز احمد حلیمی ابوالعلائیؒ سابق سجادہ نشین خانقاہ حلیمیہ ابوالعلائیہ نیا حجرہ، چک، الہ باد، (یوپی) کے اکلوتے فرزند ہیں آپ نے عالم، کامل، فاضل، ایم اے، پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ علاوہ ازیں متوسطات پڑھنے کے بعد دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور سے درس نظامی کی تکمیل کی۔

آپ کو بچپن سے مضمون نگاری کا شوق تھا۔ ۱۹۷۰ء میں پہلی غزل اور ۱۹۷۱ء میں پہلا مضمون شائع ہوا۔ یہ ابتدا تھی اس کے بعد رسائل و جرائد اور اخبارات میں بے شمار مضامین شائع ہوئے اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ آپ کی تصانیف میں نکاح کی اہمیت (تاریخ و تحقیق)، ارتعاش (سفری مجموعہ)، رقص تحریر (طنز و مزاح)، لب ولہجہ (شعری مجموعہ)، شاہ رگ (طنز و مزاح)، نعت کے چند شعرائے متقدمین (نعتیہ تحقیق و تنقید)، اردو نعتیہ ادب (نعتیہ تحقیق و تنقید)، مولانا سید عبدالرشید قادری عظیم آبادی (حیات و خدمات)، جزائے خیر، (نعتیہ شاعری) اور ذکر خیر عزیز العلماء شائع ہو کر مقبول خاص و عام ہو چکی ہیں۔

نعتیہ صنفِ ادب کے فروغ، ارتقاء اور داخل نصاب کئے جانے سے متعلق آپ کی کاوشیں قابل ذکر ہیں، آپ نے اس سلسلہ میں نعت سیمینار کی بنیاد رکھی اور آل انڈیا نعت سیمینار منعقد کیا۔ آپ نے فروغ صنفِ نعت کی غرض سے ۱۹۸۸ء میں عالمی نعت اکیڈمی الہ باد قائم کی جو رجسٹرڈ ہے۔

آپ کو ۱۹۸۸ء میں بہار اردو اکیڈمی پٹنہ نے شعری مجموعہ "لب ولہجہ" پر مالی انعام دیا، ۱۹۸۸ء میں طنز و مزاح کے مجموعہ مضامین "شہ رگ" کو فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی حکومت اتر پردیش نے مالی تعاون عطا کیا، نعت کے چند شعرائے متقدمین کو مارچ ۱۹۹۲ء میں "پاکستان نعت اکیڈمی کراچی"، نے سلور جبلی ایوارڈ سے نوازا۔ اس کے علاوہ الہ باد کے دو ہندی اداروں نے بھی ادبی و شعری خدمات کے اعتراف میں اعزازی اسناد عطا کیں۔

آپ کی نعتیہ کتب نعت کے چند شعرائے متقدمین، اردو کا نعتیہ ادب، جزائے خیر جن کو پاکستان میں سراہا گیا آپ کی نعتیہ ادب کی تصنیفات میں قابل تحسین ہیں۔ حمد و نعت اکیڈمی آپ کی نعتیہ ادب کی خدمات کو سراہتے ہوئے آپ کے لئے الفاظ تحسین ادا کرتی ہے اور آپ کی خدمت میں علامہ شبلی نعمانی ایوارڈ ۲۰۰۸ برائے نعتیہ ادب پیش کرتی ہے۔





جناب قمرؔ سنبھلی

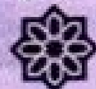
الحاج حافظ جناب سلطان الدین قمرؔ سنبھلی سنبھل ضلع مراد آباد یو پی میں ۲۲؍ستمبر ۱۹۴۲ء کو مولانا حافظ حکیم حمید الدین کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ جناب حضرت زاہر حیدری دہلوی کے اشرف تلامذہ میں سے ہیں۔ آپ نے حفظِ قرآن اور قرأت کے علاوہ فاضل دینیات کا امتحان بھی پاس کیا۔ آپ کئی ادبی رسائل سے بحیثیت معاون مدیر اور شعری نگراں خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔

آپ کا پہلا شعری مجموعہ ''آواز کالمس'' ۱۹۹۸ء، دوسرا مجموعہ ''پھول آنگن کے'' (بچوں کے لئے نظمیں) ۲۰۰۳ء، اور اردو اکیڈمی سے انعام یافتہ تیسرا مجموعہ ''جزیرے خواب کے'' (دیوناگری رسم الخط میں) ۲۰۰۴ء، چوتھا مجموعہ ''روشن روشن حرف'' (حمد و نعت)، کے علاوہ میزان، برمحل تاریخیں، قافلۂ رفتگاں، منتخب اداریے، میری نظر میں، اور ''بساطِ حرف'' اشاعت کے منتظر ہیں۔

آپ کو مختلف انجمنوں و ماہناموں کی طرف سے انعامات پیش کئے گئے ان انعامات میں ''آواز کالمس'' کے اجراء کے موقع پر ''نیا سفر'' دہلی کی جانب سے گراں قدر عطیہ، انجمن ترقی اردو کے جلسہ میں مثالی تحفہ، ادبی سنگم غازی آباد کی طرف سے ادبی خدمات پر مہدی نظمی ایوارڈ ۲۰۰۱ء، کل ہند مقابلہ قرأت منعقدہ غالب اکیڈمی منجانب مرکز علم و دانش نئی دہلی سینئر گروپ میں اول انعام ۱۹۷۷ء، ماہنامہ ''روبی'' کا ''روبی ایوارڈ'' ۱۹۷۹ء، ماہنامہ ''ہمارا دور'' کے شعری مقابلہ ۱۹۸۲ء میں ایوارڈ، ۱۹۹۹ء میکش اکبر آبادی ٹرافی اور سلور میڈل ۲۰۰۳ء اردو اکیڈمی کی جانب سے ''پھول آنگن کے'' پر ایوارڈ قابل ذکر ہیں۔

قمرؔ سنبھلی صاحب کا علمی و دینی گھرانے سے تعلق ہے۔ آپ کے مورثِ اعلیٰ شیخ حسن رضا بعہدۂ رسالہ دیارِ عرب سے سنبھل آئے۔ موصوف صحیح النسب قریشی تھے۔ ان کے بزرگوں میں شیخ محمد بخش کے فرزند جو علم و فضل میں مقام رکھتے تھے ملا سراج الدین کہلائے ان کے فرزند حکیم سعید الدین مرحوم ۱۸۶۰ء میں پیدا ہوئے اور صاحبِ علم بزرگ تھے، قمرؔ سنبھلی انہیں بزرگ کے پوتے ہیں۔

دینی و علمی ماحول میں پرورش کے اثرات ہیں کہ جناب قمرؔ سنبھلی کی نعت تمام معائب سے پاک اور محاسنِ شعری سے مزین ہوتی ہے۔ وہ نعت کی نزاکتوں سے واقف ہیں۔ حمد و نعت اکیڈمی ان کی نعتیہ خدمات کا اعتراف کرتی ہے اور ان کی خدمت میں الفاظِ تحسین ادا کرتے ہوئے حضرت حسانؓ ایوارڈ برائے نعتیہ شاعری پیش کرتی ہے۔





جناب کمالؔ جعفری

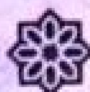
جناب محمد کمال الدین کمالؔ جعفری ۲۵؍ جولائی ۱۹۴۹ء کو بازو چک ضلع نوادہ (سابق گیا) بہار میں جناب محمد غلام رسولؒ کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ نے ۱۹۶۶ء میں ہائر سیکنڈری، مولانا آزاد کالج کلکتہ سے بی اے امتیازی نمبر کے ساتھ ۱۹۶۹ء میں پاس کیا۔ کلکتہ یونیورسٹی سے ایم اے گولڈ میڈل کے ساتھ ۱۹۷۱ء میں پاس کیا۔ آل انڈیا ریڈیو نئی دہلی میں بحیثیت [illegible] ایگزیکیٹو ملازم ہیں۔

آپ کی تصنیفات میں ''عکسِ تمنا'' (شعری مجموعہ ۱۹۸۱ء)، ''حرفِ دلنواز'' (شعری مجموعہ ۱۹۹۹ء)، ''یادوں کی زنداں'' وحید عرشی مرحوم کے مجموعہ کلام کو ترتیب دیا ۱۹۹۱ء، ذکر محفوظ (تحقیقی کتاب ...... مرحوم محفوظ الحسن) مرتب کی، ''خوشبوئے وفا'' (محترمہ سمیعہ نسیم پٹنہ کا شعری مجموعہ ترتیب دیا ۲۰۰۴ء)۔ بنگال، بہار اور اتر پردیش اردو اکادمیوں سے ادبی انعامات حاصل کئے ہیں۔

جناب کمالؔ جعفری ایک دینی رسالے کے مدیرِ اعلیٰ بھی رہے ہیں۔ یہ رسالہ کئی سال تک پابندی سے نکلتا رہا اور قارئین کو دینی اور ادبی معلومات سے سرشار کرتا رہا۔

کمالؔ جعفری صاحب سچے مسلمان ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ وسلم سے محبت اور عقیدت آپ کے ایمان کا حصہ ہے۔ یہی محبت آپ کو ذکر رسول کریم پر اکساتی ہے اور آپ بے ساختہ نعتِ رسول کریم نہایت ادب و احترام اور عقیدت کے ساتھ کہتے ہیں آپ کا نعتیہ مجموعۂ کلام ''اسرارِ نبوت'' ہے۔

جناب کمالؔ جعفری کی بے لوث نعتیہ شعری خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے حمد و نعت اکیڈمی آپ کے لئے الفاظِ تحسین ادا کرتی ہے اور آپ کی خدمت میں حضرت حسانؓ ایوارڈ برائے نعتیہ خدمات ۲۰۰۸ء پیش کرتی ہے۔



نعتیہ مشاعرہ

صدارت : جناب ڈاکٹر محمد اسماعیل آزاد

نظامت : جناب معین شاداب

شعراء کرام:

- جناب ڈاکٹر شمیم گوہر
- جناب نجم مظفرنگری
- جناب افسر امروہوی
- جناب ظفر مرادآبادی
- جناب افضل منگلوری
- جناب کشمیری لال ذاکر
- جناب تابش مہدی
- جناب عازم کوہلی
- جناب شمس رمزی
- جناب شرف نانپاروی
- جناب ذوالفقار نقوی (فتح پور)
- جناب متین امروہوی
- جناب قمر سنبھلی
- جناب کمال جعفری

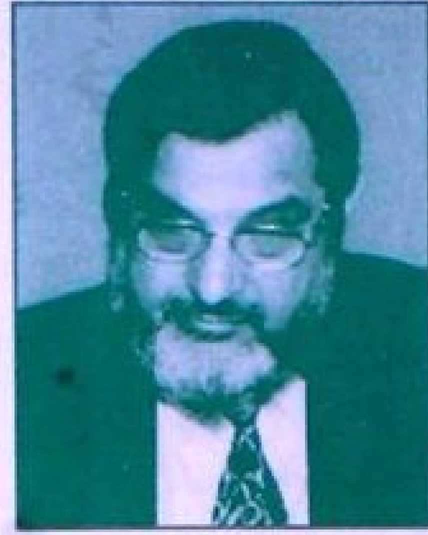
آپ سے شرکت کی درخواست ہے

منتظمین

احمد مصطفیٰ صدیقی راہی	ڈاکٹر نفیس احمد صدیقی	انیس صدیقی	شعیب مرزا
صدر	نائب صدر	نائب صدر	سکریٹری
ڈاکٹر محمد عرفان خان	اسلم عباسی	ڈاکٹر مولابخش اسیر	ڈاکٹر عبید الرحمٰن
سکریٹری	سکریٹری	سکریٹری نشرواشاعت	رکن
پیارے میاں	راشد حامدی	شہباز ندیم ضیائی	دانش ابرار
رکن	رکن	رکن	رکن
سکندر عاقل	کرم الٰہی	تنویر فاروقی	ابرار کرت پوری
کنوینر	رکن	رکن	جنرل سکریٹری

رابطۂ سماعت 011-41890312 موبائل: 9891542320

سرپرست حضرات و معاونین


جناب ڈاکٹر محسن ولی


جناب حاجی محمد ادریس انصاری

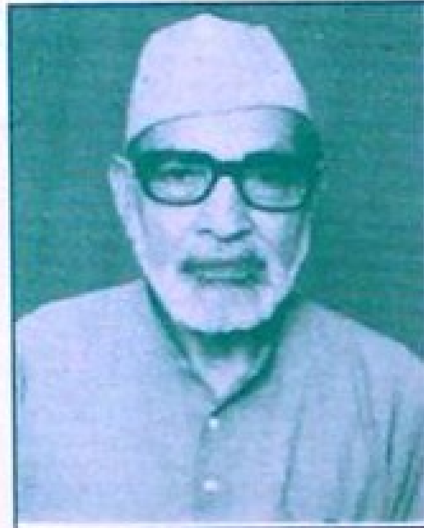

جناب حاجی میاں فیاض الدین

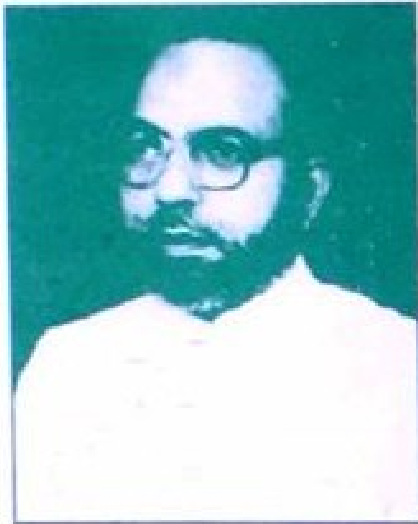

شمیم فتح پوری


ڈاکٹر شعائر اللہ خاں

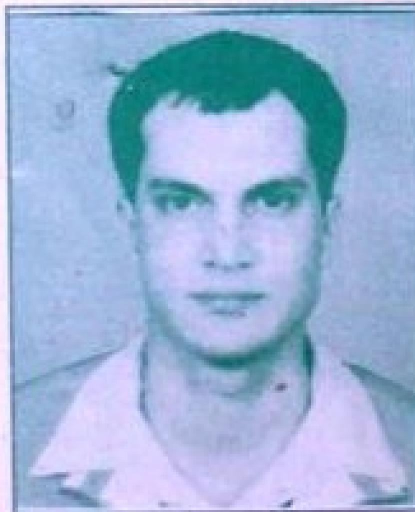
اراکین مرکز علم و دانش


شعیب مرزا


انیس صدیقی

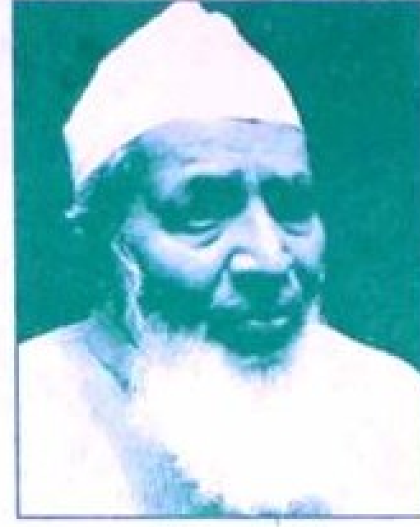

ڈاکٹر تابش مہدی

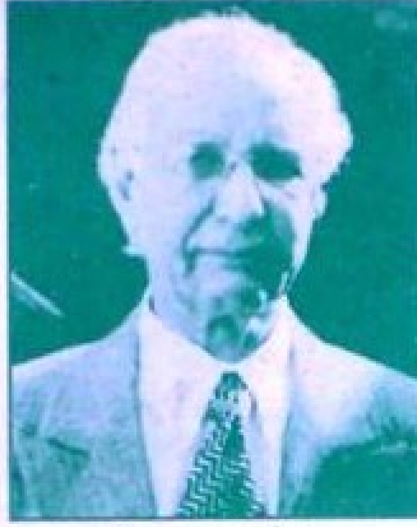

کرم الٰہی

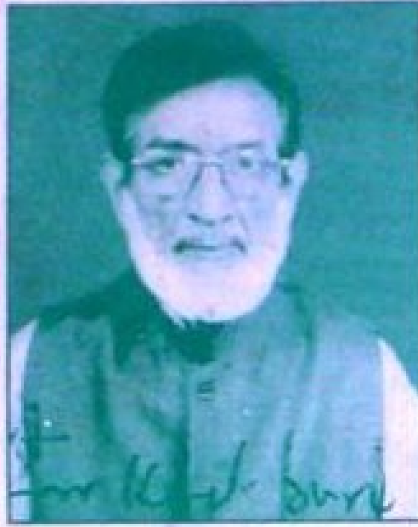

طاہر علوی


دانش ابرار

انتظامیہ کمیٹی حمد و نعت اکیڈمی


احمد مصطفی صدیقی راہی


ڈاکٹر نفیس احمد صدیقی

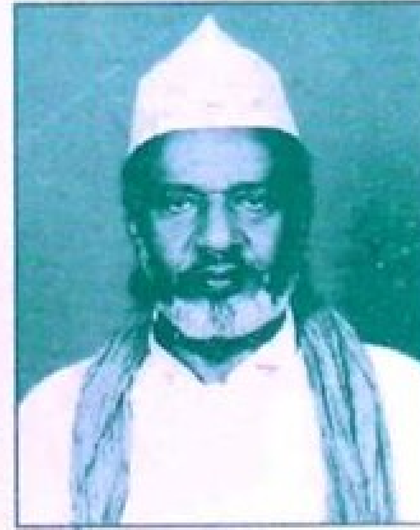

ابرار کرت پوری


محمد اسلم عباسی

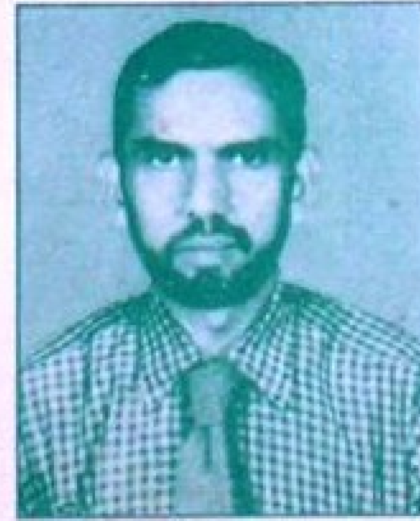

ڈاکٹر مولا بخش اسیر


ڈاکٹر محمد عرفان خان


سکندر عاقل


پیارے میاں عزیزی ابوالعلائی


ڈاکٹر عبیدالرحمن


تنویر فاروقی


راشد حامدی